بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۰ امان ۱۳۴۷ ہش ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۱۰ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۵۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور ہمیشہ وفا اور صدق کا خیال رکھو

اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔

"نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر مزے پر غالب ہے۔ لذات جسمانی کے لئے ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ . . . . . اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے۔ اور لذت پیدا ہو۔ جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔ جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا۔ لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

آئندہ کے سب وعدے اسی سے وابستہ ہیں۔ ان باتوں کو فرض جان کر ہم نے بتا دیا ہے۔"

(البدر ۸ مارچ ۱۹۱۲ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۹ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت تو بہتر ہے۔ لیکن نزلہ کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

— ربوہ ۹ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کل نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے۔ نماز جمعہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطا صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے ۹ ذی الحجہ کی مناسبت سے حج کی فرضیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر خطبہ دیا۔ اور بالخصوص احباب جماعت کو ایک دفعہ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ وصیت یاد دلائی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمائی تھی۔ اور احباب کو حضورؐ کی اس وصیت پر پورے عزم و تہید کے ساتھ بدل و جان عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

— ربوہ ۹ مارچ۔ کل مورخہ ۸ مارچ کو بعد نماز عشاء محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنی کوٹھی پر اپنے فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی تقریب شادی کے سلسلہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بعض دیگر بزرگان سلسلہ ناظر و وکلاء صاحبان اور دوسرے احباب کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب سلمہ کی شادی عزیزہ سلیقہ فرزانہ صاحبہ سلمہا بنت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے ہمراہ ۷ مارچ کو ہوئی ہے۔ احباب اس رشتہ کے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں

ربوہ میں نماز عید الاضحیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز عید الاضحیہ کا وقت ۸ بجے صبح مقرر فرمایا ہے۔ نماز عید مسجد مبارک میں ادا کی جائے گی۔ احباب مقررہ وقت سے کچھ پہلے ہی مسجد میں تشریف لے آئیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۸ء

ہماری عیدیں

ہر سال مسلمان دو عیدیں مناتے ہیں۔ یہ عیدیں غیر مسلم اقوام کے اکثر تہواروں کی طرح بے خبک تفریح کے دن بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ایسی تفریح حدود تقوے کے اندر ہی رہنی چاہیئے۔ یہ اسلام کے مقرر کردہ ایام ہیں اور ظاہر ہے کہ جو چیز اسلام نے مقرر کی ہو وہ تقوے کے اندر ہی ہونی ضروری ہے۔ ورنہ جاہلیت میں شامل ہو جائے گی۔ جو اسلام میں ممنوع ہے۔ ایک طرح سے ہم عیدوں کو بھی شعائر اللہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ شعائر اللہ غیر متقیانہ انداز اختیار نہیں کر سکتے۔ تاہم نفس امارہ بعض لوگوں کو ان حدود سے باہر لے جاتا ہے۔ جس سے عیدیں اسلامی ایام تفریح نہیں رہتے۔ بلکہ جاہلیت کے ایام تفریح بن جاتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ دوسرے مذاہب کے اکثر تہوار بھی مذہبی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن امتداد زمانہ سے ان اقوام نے مذہبیت کو چھوڑ کر یا صرف ظاہریت تک محدود رکھ کر ایسی ایسی تفریحات ایجاد کر رکھی ہیں۔ مثلاً عیسائیوں کا کرسمس ہے جو بظاہر تو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن سمجھ کر منایا جاتا ہے مگر عملاً یہ محض عیاشی کا دن بن کر رہ گیا ہے۔ اس میں مذہبی لوگوں کا قصور نہیں۔ عیسائی پادری بھی یقیناً ان باتوں کو پسند نہیں کرتے۔ جو اس کے ساتھ چمٹ گئی ہیں۔ مثلاً اکثر عیسائی کرسمس کی شام کو شراب پینے میں گزارتے ہیں اور اتنی زیادہ شراب پی جاتے ہیں کہ بعد میں کئی کئی دن ہوش میں نہیں آتے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ دینی خیال کے لوگ اس فضول خرچی کو جائز سمجھتے ہوں گے۔ جو کرسمس میں کی جاتی ہے۔ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن خوشی کا دن ہو سکتا ہے۔ لیکن اسلام ایسے دن منانے کی اول تو تلقین نہیں کرتا۔ تاہم یادگار کے طور پر ایسے دنوں میں نیک باتوں کا ذکر کر لینا یا جس کی پیدائش ہے۔ اس کے دینی کام کا تذکرہ معیوب نہیں ہے کھیل کود بھی جو فحش سے پاک ہو برا نہیں۔ لیکن عیسائی کرسمس اور ہندو دیوالی دسہرہ یا ہولی کے دن عملاً آج کل جس طرح مناتے ہیں سخت معیوب طریق ہے۔ اکثر گناہ ان دنوں میں جائز سمجھ کر کئے جاتے ہیں۔

افسوس یہ ہے کہ اب مسلمان بھی عیسائیوں اور ہندوؤں اور دوسری اقوام کی طرح عیدین پر تقوے کے حدود سے نکل جاتے ہیں۔ اور ان کی طرح وہ بھی عیدین کو ہر قسم کی آزادی کا دن سمجھنے لگے ہیں۔ اور انہی کی طرح فضول خرچی کو جائز سمجھتے ہیں۔

عیدین میں تفریح اور اچھے لباس اور کھانے کی بے شک اجازت ہے۔ مگر نہ تو تفریح کو فحاشی کی حدود تک لے جانے اور نہ اچھے لباس اور کھانے کو فضول خرچی بنانے کی اجازت اسلام دیتا ہے۔ تفریح اور خرچ دونوں واجبی ہونا چاہیئے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ آجکل جبکہ تمام دنیا کے مسلمان نہایت مصیبت کے دور میں سے گزر رہے ہیں۔ فضول خرچی کی تو بالکل گنجائش نہیں ہونی چاہیئے۔ غرباء کو تو خیر جانے دیجئے۔ ہمارے دولت مند طبقے کا فرض ہے کہ وہ جائز خرچ کے اندر رہ کر باقی روپیہ قومی کاموں میں صرف ہونے کے لئے دیں۔ بلکہ چاہیئے کہ وہ خاص طور پر اخراجات میں تخفیف کریں۔ اگرچہ عام طور پر بھی فضول خرچی اسلامی لحاظ سے سخت گناہ ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں

ہماری عید سوائے دعا تو کچھ بھی نہیں

نہیں ہے۔ ہم کو کسی سے گلا تو کچھ بھی نہیں
ہمارے پاس وفا کے سوا تو کچھ بھی نہیں

ہمارے پاس ہے صلح و سلام کا اسلحہ
تمہارا خنجرِ جور و جفا تو کچھ بھی نہیں

تمہارے پاس خزانے ہیں عیش و عشرت کے
ہماری عید سوائے دعا تو کچھ بھی نہیں

دمِ مسیحِ زماں سے حیات کو ہے دوام
خضر کا چشمۂ آبِ بقا تو کچھ بھی نہیں

فروغِ حسن ہے دل کے لہو سے اے تنویر
وگرنہ سرخیِ رنگِ حنا تو کچھ بھی نہیں

تنویر

م بھی آتا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (بنی اسرائیل آیت ۲۸)

اسراف کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکرگزار ہے۔

تاہم عیدین ایسے دن ہیں۔ جن میں زیادہ احتمال ہے کہ فضول خرچی ہو جائے۔ اور تفریح کے پردے میں حدود سے تجاوز کیا جائے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ان ایام میں خاص طور پر خیال رکھیں۔ کہ مال کا ضیاع نہ ہونے پائے۔ قربانی اگرچہ عیدالاضحیہ میں دینا فضول خرچی میں داخل نہیں مگر فی زمانہ بکروں اور دیگر قربانی کے جانوروں کی قیمتیں اتنی بڑھ گئی ہیں۔ کہ ہر کوئی قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا۔ مگر امراء اور دولتمندوں کو بھی چاہیئے کہ محض فخر کے لئے زیادہ قیمتی جانور قربانی میں نہ کریں۔ اور بجائے دو دو تین تین سو کے معمولی جانور قربانی کریں اور باقی روپیہ رفاہ عام کے کاموں یا غرباء کی مدد میں صرف کریں۔

اس کا نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ جانوروں کی قیمتیں اعتدال پر آجائینگی۔ اور جو لوگ امراء کو لوٹنے کے لئے قیمتیں جائز حد سے بڑھا چڑھا کر طلب کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ امراء فخریہ زیادہ قیمت کا جانور خریدیں گے۔ وہ ناجائز فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔

عیسائیوں کی دیکھا دیکھی کرسمس کارڈوں کی طرح اب عید کارڈ بھی بہت استعمال ہونے لگے ہیں۔ یہ سراسر فضول خرچی ہے۔ جو تقوے کے لحاظ سے سخت قابل اعتراض ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

غانا (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کا تینتالیسواں کامیاب سالانہ جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام — حکومتِ غانا کے دو احمدی وزراء کی شرکت — چندہ کی تحریک پر افریقن احمدیوں کی طرف سے اڑتالیس ہزار روپیہ پیش کرنے کا ایمان افروز مظاہرہ

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ)

خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ غانا کی تینتالیسویں سالانہ کانفرنس اپنے مخصوص روحانی ماحول میں سالٹ پانڈ میں مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ جنوری ۶۸ء کو بخیر و خوبی منعقد ہوئی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے غانا کے طول و عرض سے احمدی احباب سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے تشریف لائے۔ غیر از جماعت دوستوں کو بھی دعوت نامے جاری کئے گئے تھے۔ الحمدللہ کہ اس سال حاضری کی تعداد پانچ ہزار تھی اور جانثارانِ احمدیت نے تین یوم نہایت پاکیزہ اور روحانی ماحول میں گزار کر سالٹ پانڈ کی فضا کو ذکرِ الٰہی اور دعاؤں سے معمور کر دیا اور اس طرح خدائی برکات اور اس کے خاص فضلوں سے وافر حصہ لیتے ہوئے اور اپنے دامنوں کو علم و عرفان سے بھرتے ہوئے واپس لوٹے۔

نماز پنجگانہ کے علاوہ کانفرنس کے دوران نماز تہجد کا بھی باقاعدہ انتظام رہا اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا ایک وسیع میدان میں باجماعت تہجد کی نماز باجماعت پڑھاتے رہے۔ اور نہایت سوز و گداز سے اسلام اور احمدیت کی ترقی۔ دنیا میں توحیدِ الٰہی کے قیام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی جاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اس کانفرنس کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس میں حکومتِ غانا کے دو کمشنرز جو وزراء کے عہدوں پر فائز ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے دامن سے وابستہ ہیں شریک ہوئے اور دو اجلاسوں کی صدارت کے علاوہ حاضرین سے خطاب بھی فرمایا۔

ریڈیو غانا اور پریس کے نمائندگان بھی باقاعدہ حاضر ہو کر کانفرنس کی کارروائی کی رپورٹ لیتے رہے۔ بعد میں اخبارات میں یہ خبر تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی اور ریڈیو غانا پر بھی متعدد بار نشر ہوئی۔

پہلا دن

مورخہ ۱۱ جنوری ۶۸ء کو کانفرنس کا پہلا دن تھا۔ احباب جماعت (جن میں سے اکثر سفید لباس میں ملبوس تھے) خدائی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اور رسول عربی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے جلسہ گاہ کی طرف رواں دواں تھے جو کہ سمندر کے کنارے ایک سایہ دار جگہ میں تیار کی گئی تھی۔

ٹھیک نو بجے پہلا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت حکومتِ غانا کے کمشنر برائے وزارت مکانات و تعمیرات مسٹر یوسف علی صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ لوکل زبان میں سنایا۔ اس کے بعد جماعتِ احمدیہ "وا" (WA) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی قصیدہ سے چند اشعار اجتماعی رنگ میں پڑھے۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے ابتداء میں اس امر پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں ایک بار پھر اس جگہ جمع ہونے اور خدائی احکامات۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور فرمودات کو سننے کی توفیق بخشی۔ آپ نے موجودہ عالمی مذہبی اور اخلاقی بدامنی کا مختصر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت دنیا کیا بلحاظ مذہب اور کیا بلحاظ اخلاق و تمدن ایک تباہی کے گڑھے پر کھڑی ہے اور اس سے بچاؤ کا صرف اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ بنی نوع انسان خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لے آئیں اور اس سے حقیقی اور پاکیزہ تعلق پیدا کر لیں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات اور فرمودات کو اس ضمن میں پیش کیا اور احباب جماعت کو ان کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے ازراہِ شفقت اس کانفرنس کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ اس پیغام کا مکمل متن حسبِ ذیل ہے:۔

غانا کانفرنس کے لئے پیغام

جان سے عزیز بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج آپ سب ایک بار پھر خدا تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور اس علاقہ کے کناروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی تدابیر سوچنے کی غرض سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو آپ سب کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ثابت کرے اور ازدیاد و تقویت ایمان کا موجب بنائے اس طرح کہ جب آپ یہاں سے واپس جائیں تو اس علاقہ میں بسنے والے ہر فرد بشر تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے ایک نئے عزم کے ساتھ جائیں اور آپ کے دل خدمتِ دین کے لئے ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ معمور ہوں۔ آمین)

یہ دن اور یہ راتیں ذکرِ الٰہی۔ عبادت۔ نوافل اور دعاؤں میں صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ امر ہمیشہ یاد رکھیں کہ اسلام سلامتی۔ امن اور عافیت کا علمبردار ہے تا امن کی فضاؤں میں انسان اپنے خدا کی رضا کی راہوں کو تلاش کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس پر گامزن ہونے کی توفیق چاہے۔ اسلام فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ پس اپنے گرد و پیش امن کی فضا قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں اس کے لئے اپنے رب کے حضور دعائیں بھی کریں نیز اس امر میں اپنی حکومت سے ہر طرح تعاون کیجئے تا اس ملک کے باشندے اچھے شہری بن کر سلامتی کے ماحول میں اپنے رب کی طرف قدم بڑھا سکیں۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو احمدیت و اسلام کو قبول کرنے کی سعادت نصیب کی جس پر اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ اسلام کا پیغام ہر فرد بشر تک پہنچانے اور اپنے دیگر ہموطنوں کو بھی اس نعمت سے بہرہ ور کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ آپ میں سے ہر شخص بنی نوع انسان کا سچا خادم ہے۔ آپ میں سے ہر شخص اسلام کا مبلغ ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے جب تک وہ اپنے ہموطنوں میں سے ہر فرد تک اسلام کا امن صلح اور محبت کا پیغام نہ پہنچا دے۔

پس اٹھیں اور اس علاقہ کے ہر فرد بشر کو اسلام کے خدا کا حسین چہرہ دکھا کر اس کا گرویدہ بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار آگے بڑھیں اور اس کی راہ میں اپنا سب کچھ نثار کر دیں تا آپ کے ہموطن حقیقی خدا کو پہچان کر اس کے غضب سے بچ جائیں اور اس کی محبت اور اس کی رحمت کی آغوش میں پناہ لے لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

خلیفۃ المسیح الثالث

(۱۵ نومبر ۱۹۶۷ء)

حضور اقدس کا یہ پیغام سنانے کے بعد مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور تمام حاضرین نے آپ کے ساتھ کانفرنس کی کامیابی اور اسلام کی ترقی اور سربلندی کے لئے دردِ دل سے دعا کی۔ بعدازاں بقیہ کارروائی شروع ہوئی۔

سب سے پہلی تقریر مکرم سعود احمد صاحب ایم۔اے ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "مذہبی اتحاد" آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات اور احادیث رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو واضح کیا کہ اب مذاہبِ عالم کا اتحاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو اپنائیں۔ اور قرآن کریم کے بیان کردہ اصولوں کو اپنے لئے لائحہ عمل قرار دے لیں۔

اس کے بعد مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم" پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے اور حضور کی زندگی کے متعدد واقعات سے یہ ثابت کیا کہ جس رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توصیف اور مدح آپ نے فرمائی ہے اور جس قسم کے عشق کا اظہار آپ نے فرمایا ہے وہ بے مثال ہے۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی انگریزی تقریر جو آپ نے لندن میں فرمائی تھی اس کا ریکارڈ سنانے کا وقت تھا۔ تمام حاضرین اپنے پیارے امام کی آواز سننے کے لئے بے تاب تھے مگر افسوس ٹیپ ریکارڈ میں آواز صاف نہ ہونے کی وجہ سے مکمل طور پر سامعین انگریزی میں مفہوم نہ سمجھ سکے۔ آخر اس تقریر کا لوکل زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا جو ہمارے ایک لوکل مبلغ مسٹر محمد جبرائیل سعید نے کیا اور حاضرین نے اسے نہایت ہی توجہ اور انہماک سے سُنا۔

حضور اقدس کی تقریر کے بعد صدر جلسہ مسٹر یوسف علی صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے احمدی احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ محض خدا تعالےٰ پر ایمان اور زبانی احمدیت کا اقرار انسان کو حقیقی مسلمان نہیں بنا دیتا جب تک کہ اس کے اندر ایک نمایاں اور غیر معمولی تغیر پیدا نہ ہو جائے پس اپنے اندر حسن اخلاق اور محنت کی عادت پیدا کریں تاکہ آپ اچھے شہری ثابت ہو سکیں اور ملک کی ترقی میں حکومت کا ہاتھ بٹا سکیں۔ کمشنر موصوف کی تقریر کے بعد پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر دوسرا اجلاس زیرِ صدارت الحاج حسن عطاء صاحب (Alhaj T.E Alhassan Attah M.B.E) منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم یوسف ایڈوسی (Mr. Yusuf Edusei) نے کی اور اس کا ترجمہ لوکل زبان میں سنایا پھر احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ کے طلباء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ" سے چند اشعار پڑھے۔ اس کے بعد مکرم قریشی محمد افضل صاحب انچارج احمدیہ مشن آئیوری کوسٹ (جو یہاں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے) نے تقریر کی اور آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن کے قیام کی تاریخ اور اس وقت تک جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کو تفصیلاً بیان کیا۔

بعدازاں مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب نے "نظامِ خلافت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ نظامِ خلافت عظیم برکات کا پیش خیمہ ہے اور اس سے جماعت کا اتحاد مضبوط ہوتا ہے۔ جماعتی شیرازہ بندی قائم ہوتی ہے اور دین کو تمکنت اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب کا واقعہ نہایت ایمان افروز رنگ میں بیان فرمایا جو حاضرین کے لئے تقویتِ ایمان کا موجب ہوا۔

اس کے بعد مکرم قریشی مبارک احمد صاحب نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ" آپ نے دورانِ تقریر اس مبارک تحریک کا پسِ منظر اور اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی تحریک کی۔

شبینہ اجلاس

پہلے دن کا تیسرا اور شبینہ اجلاس نماز مغرب اور عشاء کے بعد زیرِ صدارت مسٹر عثمان بن آدم منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن پاک اور اس کا لوکل زبان میں ترجمہ مسٹر ابراہیم جانفی نے کیا اور بعدازاں "صداقت مسیح موعود علیہ السلام" اور "اسلامی تمدن" پر مسٹر یوسف ایڈوسی اور مسٹر ابراہیم ماتو نے لوکل زبان میں تقاریر کیں۔

دوسرا دن مؤرخہ ۱۲ جنوری ۶۸ء

نماز فجر:۔ کانفرنس کے دوسرے دن نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ کامیاب سفرِ یورپ کی تفصیلات اور اس کی غرض وغایت اور کامیاب مراجعت پر تفصیلاً روشنی ڈالی اور بتایا کہ خلافتِ ثالثہ کا دَور اپنے اندر گوناگوں برکات رکھتا ہے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس قریباً نو بجے صبح زیرِ صدارت مسٹر ابراہیم ماہاما کمشنر برائے وزارتِ جنگلات حکومتِ غانا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مسٹر محمد جبریل سعید نے کی اور اس کا ترجمہ لوکل زبان میں سنایا۔ اس کے بعد جماعتِ احمدیہ ابورا اور منکسم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی نظم

"یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَ"

سے چند اشعار پیش کئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب ایم۔اے نے "وصیت اور چندہ ماہوار" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے دورانِ تقریر نظامِ وصیت اور چندہ ماہوار کی اہمیت اور اس کی ادائیگی پر روشنی ڈالی اور احبابِ جماعت کو اشاعتِ اسلام کے لئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز آپ نے پاکستان میں احمدی جماعتیں جس رنگ میں مالی تحریکات میں حصہ لے رہی ہیں اس کا ایک مختصر خاکہ پیش کرتے ہوئے اپنے افریقن بھائیوں کو ان کے دوش بدوش چلنے کی تلقین کی۔ تاکہ وہ بھی اشاعتِ اسلام میں برابر کا حصہ لے کر خدائی برکات اور فیوض کے وارث بن سکیں۔

اس کے بعد ایک مہمانِ خصوصی مسٹر ایم۔جی روکسن نے تقریر کی۔ آپ نے احباب کو ایک مثالی جماعت بننے کی تلقین کی جس کے بعد بعض لوکل مبلغین نے اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغی اور تعلیمی کام کی رپورٹ پیش کی اور احمدیہ جماعت اشانٹی کی طرف سے ایک عربی نظم پڑھی گئی۔

مالی قربانی

اس کے بعد مالی قربانی کی تحریک پیش ہوئی جس کا آغاز الحاج محمود کوفی نے ایک سو نئی سیڈی پیش کرتے ہوئے کیا۔ یہ دوست صرف ایک ماہ قبل اکرہ میں احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ اب احباب جماعت اجتماعی اور انفرادی رنگ میں مالی قربانی پیش کرنے لگے اور تھوڑے ہی عرصہ میں قریباً چار ہزار نئی سیڈی کی رقم میز پر اکٹھی ہو گئی۔

مالی قربانی کے بعد صاحبِ صدر مسٹر ابراہیم ماہاما نے تقریر کی۔ آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور انسانیت کے لئے امن وسلامتی کی راہیں تلاش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ گو یہ کام بہت مشکل ہے مگر اسلامی تعلیمات کو اپناتے ہوئے اگر کیا جائے تو یقیناً یہ آسان ہو جائے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر ہم سچے مسلمان ہیں تو ہمیں قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا اور انسانیت کی خدمت بھی ہم صرف اسی صورت میں کر سکیں گے ورنہ اپنے مقصد میں فیل ہو جائیں گے۔

اپنے احمدی غانین بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کمشنر موصوف نے کہا کہ آپ لوگوں کو زیادہ محنت اور مشقت سے کام کرنا چاہیئے تاکہ موجودہ وقت میں جو اقتصادی مشکلات ملک کو پیش ہیں ان کو دُور کرنے میں آپ ممد و معاون ثابت ہو سکیں۔

آخر میں آپ نے جماعتِ احمدیہ کی اس ملک میں تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جماعتِ احمدیہ یہ کام محض اللہ تعالےٰ کی خاطر کر رہی ہے لہٰذا اس میں ذرہ بھر بھی کمی واقع نہیں ہونی چاہیئے۔ اور جہاں تک ہمارے ذرائع اجازت دیں اسے وسیع سے وسیع تر کرتے چلا جانا چاہیئے تاکہ اسلام کا جھنڈا جلد ان ممالک میں بلند ہو سکے۔

اس کے بعد اس دن کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

(باقی)

حضرت مولوی محمد مراد صاحب حافظ آبادی

کے

مختصر حالات زندگی

(مکرم بشیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ حافظ آباد)

میرے نانا جان حضرت مولوی محمد مراد صاحب آف پنڈی بھٹیاں مورخہ ۱۳ فروری ۶۸ء بروز ہفتہ بوقت شام اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے تھے۔ صاحب کشوف و رؤیا تھے ہر وقت تبلیغ اسلام میں محو رہتے۔ شدھی کی تحریک کے دنوں میں آپ کافی عرصہ تک ملکانہ (آگرہ۔ یوپی) میں بلا معاوضہ تبلیغ اسلام کرتے رہے سکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ مگر وسیع مطالعہ کی وجہ سے قرآن مجید کا ترجمہ احادیث نبوی اور تفسیر کے علاوہ عربی گرامر پر بھی عبور حاصل تھا۔ ویدوں کے منتر بھی اُن کو زبانی یاد تھے۔ ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کرنے کا خاص ملکہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تبلیغ سے بیسیوں آدمی اسلام میں شامل ہوئے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص عشق تھا۔ نماز نہایت خضوع خشوع سے ادا فرماتے۔ باوجود عمر رسیدہ اور بینائی کے کمزور ہونے کے لوگوں کے گھروں پر جاجا کر انہیں نیکیوں کی تلقین کرتے تھے کوئی نہ کوئی کتاب یا اخبار ہاتھ میں رکھتے اپنے چھوٹے پوتے یا پوتیوں سے الفضل یا دوسرے کتب ضرور پڑھواتے۔ تاکہ بچوں کو سلسلہ احمدیہ اور اسلام سے دلچسپی پیدا ہو اور ان کی علمی استعداد میں اضافہ ہو زبان پر ہر وقت الحمد للہ کا ورد رہتا

آپ نے نہایت دیانتدارانہ زندگی گذاری۔ کسی سے ناراضگی کا اظہار نہ کرتے تھے ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ ایک سر پھرے نے کسی گاشہ پر آپ کو پکڑ لیا اور نیچے گرا دیا جس سے آپ کو کافی چوٹیں آئیں اور کپڑے کیچڑ سے بھر گئے۔ بعد میں وہ لوگ معافی مانگنے کے لئے آئے۔ فوراً کہہ دیا جاؤ بیٹا میں نے تم کو معاف کر دیا اور وہ شریف بن گئے۔ ہم ان کو کہتے کہ آپ ایسے سر پھرے لوگوں کو کیوں تبلیغ کرتے ہیں۔ جو مارتے ہیں اور بے عزتی کرتے ہیں آپ فرماتے کہ میں اسلام کی تبلیغ کرتا ہوں۔ کیا میری عزت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زیادہ ہے؟

دو سال قبل آپ کی آنکھوں کا (موتیا) اپریشن ہوا۔ ساتھ والے تین چار مریض درد کی وجہ سے کراہ رہے تھے۔ مگر آپ خاموش تھے۔ اور ذکر الٰہی کر رہے تھے ہم نے پوچھا۔ آپ کو درد نہیں ہو رہا۔ آپ نے کہا کہ درد تو مجھے بھی ہو رہا ہے۔ مگر صبر کرنے پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ پر توکل

۵۳ء کے فسادات کے دوران آپ نے صبر اور توکل کا اعلیٰ نمونہ دکھایا آپ نے اس دوران بڑے یقین اور وثوق کے ساتھ ہمیں کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دنیا احمدیوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گی۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ہر شر سے محفوظ رکھے گا اور اس بات کو بار بار دہراتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے احمدیوں کی مدد کو آ رہے ہیں اس لئے ہمیں کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا چنانچہ یہی ہوا۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب قدسی (مرحوم) نے اپنی کتاب حیات قدسی میں تحریر فرمایا کہ:۔

"پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کے احمدی میاں محمد مراد صاحب نہایت ہی مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں تبلیغ احمدیت کے دیوانے اور شیدائی ہیں۔ جن کی تبلیغ اور عمدہ نمونہ سے عزیزم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) مبلغ سلسلہ احمدیہ ہندوؤں سے اسلام اور احمدیت میں داخل ہوئے"

(حیات قدسی جلد سوم ص۲۷)

مصنفہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (مرحوم)

آج سے قریباً ۴۵ سال پہلے بحالت صحت و تندرستی انہوں نے اپنے حالات زندگی لکھ دئے تھے وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

اسلام کے متعلق شکوک اور ان کا ازالہ

خاکسار محمد مراد پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے۔ پنڈی بھٹیاں میں ۱۹۰۸ء میں ہر اتوار مقامی آریہ سماج کا جلسہ ہوا کرتا تھا۔ جس میں کئی مسلم نوجوان بھی شامل ہوتے تھے۔ خاکسار اور میرا ایک مدرسی دوست بھی ان جلسوں میں شریک ہوتے اسی طرح ان دنوں عیسائیوں کے اسلام پر اعتراض بھی سننے کا موقع ملا۔ کچھ عرصہ بعد ہم دونوں ان اعتراضات سے متاثر ہوئے اور ہم اسلام سے متنفر ہو گئے اور ہم نے نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی۔ پنڈی بھٹیاں کے مسلم علماء سے ان اعتراضات کا ذکر کرتے تو وہ جواب دیتے کہ تم ان کے جلسوں میں کیوں جاتے ہو۔ آئندہ توبہ کرو یہ کہہ کر ٹال دیتے۔ اس وقت میری عمر ۲۴-۲۵ سال تھی۔ میرے ایک پڑوسی رئیس آریہ لالہ بشن داس کا لڑکا پنڈت بوڑا مل کی زبانی مجھے کہلوایا کہ اگر میں شدھ ہو جاؤں تو مجھے دو ہزار روپے کی دوکان لاہور یا امرتسر میں بنا دی جاوے گی اور کہا کہ اگر تمہاری بیوی تمہارا ساتھ نہ دے تو تمہاری شادی بھی کسی معزز گھرانہ میں کرا دی جاوے گی۔ اس وقت کے دو ہزار روپے موجودہ وقت کے ۳۲۰۰۰ روپے کے برابر ہوتے ہیں۔ اور یہی الفاظ میرے مدرسی دوست کو بھی کہلوائے۔ ہم دونوں نے جواب دیا کہ ہم سوچ کر جواب دیں گے

احمدیت کا لٹریچر پڑھنے کی تحریک

اسلام کے متعلق شکوک کے زمانہ میں ایک تحصیلدار صاحب پنڈی بھٹیاں میں ایک شادی کی تقریب پر مدعو تھے خاکسار اور میرے دوست مدرس مذکور بھی شامل دعوت تھے۔ ہم نے آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضات کا ذکر ان سے کیا۔ جس پر تحصیلدار صاحب نے فرمایا کہ عزیزو! میں احمدی تو نہیں۔ لیکن سنو اگر تم پر آریوں اور عیسائیوں کا اثر ہو چکا ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کی کتابیں پڑھو۔ کیونکہ سوائے ان کے اس وقت شیعہ سنی۔ اہلحدیث وغیرہ کوئی فرقہ بھی ان اعتراضات کا جواب نہیں دے سکتا۔ چنانچہ ہم دونوں نے حضرت اقدس کی کتب پڑھنا شروع کیں۔ جن کے مطالعہ کے بعد ہمارے شکوک رفع ہو گئے۔ اسی زمانہ میں حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریریں ہوئیں۔ جن کو ہم نے بغور سنا۔

زیارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ والی رات کو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے رؤیا میں دیکھا ایک دریا ہے اس کے کنارے پر ایک کشتی کھڑی ہے۔ جس پر سبز مخمل کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ ایک کرسی سبز مخمل سے مڑھی ہوئی اس کشتی میں پڑی ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُس کشتی سے اتر کر باہر کنارے پر تشریف لائے ہیں۔ کنارے پر ایک عبرانی محبوب عالم پٹواری آپ کو عرض کر رہے ہیں آپ محبوب خدا ہیں۔ حضرت صاحب جواب میں فرماتے ہیں کہ میں غلام احمد ہوں، حضور کے ہاتھ میں ایک چھڑی بھی تھی۔ محبوب عالم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حضرت صاحب کا بایاں ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حضور کا دایاں ہاتھ پکڑ کر چوما اور آنکھوں پر لگایا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں کو جگایا اور خواب کا ذکر کیا۔ اس وقت سحری کا وقت تھا بے حد مسرت تھی اور احمدیت کی صداقت پر مجھے کامل یقین ہو گیا تھا۔ اس وقت مسجد میں چلا گیا نفل پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کی۔

بیعت

خواب کے دوسرے تیسرے دن مارچ ۱۹۱۰ء میں خاکسار نے اپنے والدین اپنے چھوٹے بھائی میاں احمد دین صاحب ساکن موضع کوٹ شاہ عالم حال ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کو اپنی یہ خواب سنائی اور کہا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر شرح صدر عطا فرمایا ہے جس پر ان تینوں نے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہا۔ ازاں بعد خاکسار اور برادرم میاں احمد دین اور استاذی المکرم علی محمد صاحب کھرل اکٹھے قادیان گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر ۱۹۱۰ء میں بیعت کر لی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

جب ہم پہلی دفعہ بیعت کرنے پیدل بٹالہ سے قادیان جا رہے تھے۔ تو قادیان کے نزدیک جب ایک سکھوں کے گاؤں میں پہنچے تو بعض سکھ لوگ گنوں کا رس نکال رہے تھے بیلنا چل رہا تھا۔ ان میں چند بڑی عمر کے سکھوں نے بتایا کہ مرزا صاحب ہر قوم کے امیر و غریب کو مفت دودھ پلایا کرتے تھے کھیتوں میں جو لوگ آ کر اتر چھار (سستہ) بنا لیا کرتے ہیں اس پر نہ چلتے بلکہ کھیت کے کنارے پر چلتے اگر فصل کٹ بھی چکی ہوتی تب بھی اس راستے سے حضرت مرزا صاحب نہیں گذرتے تھے۔

(باقی)

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں مختلف مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ کے جلسے

سرگودھا

۱۸ فروری کو مسجد احمدیہ سرگودھا بلاک نمبر ۹ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ سبز اشتہار والی پیشگوئی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سنائی گئی اور خود حضور مصلح موعود کے رؤیا یا کشوف اور الہامات مصلح موعود ہونے کے بارے میں واضح طور پر سنائے گئے۔ حضرت مصلح موعود کی سیرت اور شان پر تقریریں کی گئیں۔ آپ کی یاد میں نظمیں پڑھی گئیں اور آپ کے سنہری کارنامے تبلیغی مساعیوں اور سرگرمیوں پر روشنی ڈالی گئی۔ بعد دعا اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علی ذالک

(جنرل سیکرٹری)

میانوالی

۲۵/۲/۶۸ کو زیر صدارت جناب امیر صاحب ضلع میانوالی جلسہ منعقد ہوا۔ قریب قریب سب احباب شریک جلسہ ہو کر جلسہ کی برکت سے مستفید ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید۔ چوہدری عبدالمجید نے کی۔ نظم چوہدری حمید اللہ صاحب اوورسیر اور جناب پروفیسر مبشر احمد صاحب نے پڑھی۔ چوہدری نعمت علی صاحب ایس ڈی او محکمہ نہر۔ جناب قریشی احمد شفیع صاحب۔ جناب قریشی غیاث الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ آخری تقریر محترم امیر جماعت عبدالرحمٰن بھٹی صاحب نے فرمائی۔ جس میں نہایت عالمانہ رنگ میں مختلف واقعات کو جو حضرت مسیح الموعود علیہ السلام نے سبز اشتہار میں درج فرمائے ہیں۔ واضح کیا آخر میں دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا

(چوہدری عبدالمجید سابق اوورسیر)

آنبہ کرم پورہ

۲۳/۲/۶۸ کو ۱۱ بجے زیر صدارت مکرم سید لال شاہ صاحب امیر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مولوی عبدالحق صاحب نے فرمائی نظم ملک بشیر احمد صاحب نے پڑھی۔ اسکے بعد مکرم ملک عبداللطیف صاحب انسپکٹر بیت المال نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پر روشنی فرمائی۔ مناکمار حکیم عبدالرحمٰن نے پیشگوئی مصلح موعود کو پہلے صحائف سے ثابت کیا۔ پھر صدر صاحب نے دو بہنوں کو بیماریوں سے شفا عطا کرکے پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔ جلسہ دعا کے بعد برخاست کیا گیا۔

(حکیم عبدالرحمٰن معلم انبہ)

شادیوال

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ کو بعد از عشاء احمدیہ مسجد میں زیر صدارت محمد شریف صاحب امیر جماعت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چوہدری فضل احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے بعض حصے دو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا کی وضاحت کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا

(امیر جماعت احمدیہ شادیوال)

چک ۱۵ D.B ضلع میانوالی

۱۴ فروری کو بعد نماز فجر جلسہ زیر صدارت مکرم امیر صاحب ضلع میانوالی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مکرم ریاض احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق کے موضوع پر پون گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں پیشگوئی کے پس منظر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں پسر موعود کی پیشگوئی پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مبارک وجود کے ذریعہ اپنی پوری شان سے ظاہر ہو چکی ہے۔ بالآخر مکرم امیر صاحب نے حضرت مصلح موعود کے بعض کارنامے بیان کئے دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

(نصر اللہ خاں ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

لیہ

۸ فروری بعد نماز عصر مسجد احمدیہ لیہ میں زیر صدارت مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم شیخ الولد احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔

بعدہ مکرم عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ دوستوں کو پڑھ کر سنائے اور سمجھائے۔ ماسٹر امیر عالم صاحب نے پیشگوئی کے الفاظ کہ "وہ ظاہری و باطنی علوم سے پر ہوگا" پر تقریر کی۔ مکرم محمد رفیع صاحب و مکرم منور اقبال صاحب نے بھی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ آخر میں مکرم مولوی عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ نے نہایت عالمانہ رنگ میں پیشگوئی کے متعلق بتایا کہ اسکے الفاظ کس کس رنگ میں پورے ہوئے۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا یہ پیشگوئی ایک بین ثبوت ہے۔ کارروائی جلسہ نماز مغرب تک جاری رہی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

بھکر

۲۳ فروری بعد نماز جمعہ جلسہ زیر صدارت مکرم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالحمید خان صاحب نے کی۔ اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام "نونہالان جماعت کے نام خطاب" خاکسار نے ..... پڑھ کر سنائی۔ بعدہ چوہدری محمد اسحاق صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود کا مقام حضرت خلیفۃ المسیح اول کی نظر میں الفضل سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم نصر اللہ خاں ناصر شاہد مربی سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بالآخر صاحب صدر نے "نور آتا ہے نور" کے الفاظ پر احباب سے خطاب فرمایا۔ بعد دعا جلسہ انجام پذیر ہوا۔

(جنرل سیکرٹری)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

اور جائز نہیں ہے۔ یہ محض ایک فیشن بنتا جا رہا ہے ہمیں اسکو چھوڑ دینا چاہیئے۔ عید مبارک تو عیدگاہ میں بھی بغیر کسی زائد خرچ کے دوستوں میں لی دی جا سکتی ہے اور یہی طریق مسلمانوں کے لئے صحیح ہے۔ یہی روپیہ جو کارڈوں پر اور ان کے ڈاک خرچ پر استعمال ہوتا ہے قومی کاموں میں صرف ہونا چاہیئے۔ بہرحال مسلمانوں کے موجودہ حالات اس امر کے مقتضی ہیں کہ ہمارے ہلال کی کوئی کسی طرح ضائع نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کی حقیقی عید تو اسلام کی ترقی میں مضمر ہے۔ اسی نقطہ نظر سے ہمیں تفریحات پر خرچ کرنا چاہیئے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ کرتی ہے

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ماہ فروری ختم ہو چکا ہے مگر ابھی تک متعدد مجالس نے ماہ جنوری اور فروری کا چندہ مرکز کو نہیں بھجوایا۔ ان مجالس کے قائدین سے درخواست ہے وہ وصول شدہ رقوم کو جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ مہتمم مال مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

ہمارے مالی سال کے پانچ ماہ گذر چکے ہیں مگر وصول شدہ چندہ بجٹ مجوزہ سے بہت کم ہے پہلی ششماہی بھی ۳۱ مارچ کو ختم ہو رہی ہے۔ اسلئے تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بجٹ کا کم از کم نصف حصہ ۳۱ مارچ تک ضرور پورا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

تربیلا بند کی تعمیر آئندہ ماہ شروع ہو جائیگی

راولپنڈی ۹ مارچ۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد نے کہا ہے کہ تربیلا بند کی تعمیر اگلے ماہ شروع ہو جائے گی۔ بند کا ٹھیکہ اٹلی اور فرانس کی فرموں کے ایک کنسورشیم کو دیا گیا ہے اور یہ بند ۱۹۷۵ء تک مکمل ہو جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ تربیلا بند پر تعمیرات کے اخراجات کا اندازہ ۸۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر لگایا گیا ہے۔ لیکن ہمیں ۸۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر مل گئے ہیں جن ملکوں نے بند کی تعمیر کے لئے امداد دینے کے وعدے کئے تھے ان میں سے بیشتر نے اب امدادی رقوم بڑھانے کا اعلان کر دیا ہے۔

مسٹر احمد نے کل شام یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بند کے لئے عالمی منڈیوں سے ارزاں نرخوں پر سامان خریدا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ جرمن کنسورشیم کا ٹھیکہ سب سے کم تھا اور اس نے بعد میں ٹنڈر کی رقم میں پانچ کروڑ ڈالر کے اضافہ کا مطالبہ کیا تھا لیکن اس ٹنڈر کے ساتھ کچھ شرائط تھیں بین الاقوامی اصول یہ ہے کہ جس ٹنڈر کے ساتھ شرائط ہوں اسے منظور نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ دوسرے سب سے کم ٹنڈر کو جو اطالوی اور فرانسیسی کنسورشیم کا تھا منظور کر لیا گیا۔ جرمن کنسورشیم کو شرائط واپس لینے کی ہدایت کی گئی تھی مگر اس نے شرائط واپس نہ لیں۔

امریکی کیمپ پر چھاپہ ماروں کا قبضہ

سائیگون ۸ مارچ۔ جنوبی ویت نام کے چھاپہ ماروں نے کل دانانگ کے چھ میل شمال میں امریکی فوج کے ایک خصوصی کیمپ پر قبضہ کر لیا اس جگہ امریکی فوجیوں اور چھاپہ ماروں میں شدید جنگ ہوئی۔ اور فریقین کے سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ چھاپہ ماروں نے کل ایک صوبائی دارالحکومت کوانگ نگائی پر بھی شدید حملہ کیا۔ ایک اطلاع کے مطابق چھاپہ مار شہر میں داخل ہو گئے اور بازاروں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ سائیگون میں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ کوانگ نگائی میں کرفیو لگا دیا گیا ہے اور اتحادی فوجوں کو کمک بھیجی جا رہی ہے۔

ترجمان بتایا ہے کہ کوانگ نگائی میں پناہ گزینوں کا کیمپ خالی پڑا ہے اور اس میں قیام پذیر پناہ گزین چھاپہ ماروں سے مل گئے ہیں ادھر ہوئے اور کھی سان پر شمالی ویت نام کا فوجی دباؤ کم کرنے کی غرض سے امریکہ نے ہنوئی پر اندھا دھند بمباری شروع کر دی ہے آج شہر کے وسط میں ہزاروں ٹن کے بم پھینکے گئے۔ امریکی ہوابازوں کا کہنا ہے کہ شہر دھوئیں اور آگ میں لپٹا ہوا ہے

رہوڈیشیا کے وزیراعظم پر قتل کا مقدمہ چلایا جائے گا!

لندن ۸ مارچ۔ رہوڈیشیا کی گوری حکومت نے تین افریقی رہنماؤں کو موت کی سزا دی ہے اس پر ساری دنیا میں شدید ردعمل ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے اس واقعہ پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے۔ افریشیائی گروپ کی جانب سے سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ برطانیہ میں آج کابینہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں موجودہ نازک صورت حال پر غور کیا گیا۔ ایک اطلاع کے مطابق برطانوی کابینہ اس تجویز پر غور کرے گی کہ رہوڈیشیا کے وزیراعظم مسٹر سمتھ پر قتل کا مقدمہ چلایا جائے۔

حکومت رہوڈیشیا نے گزشتہ رات حکومت برطانیہ پر الزام لگایا کہ اس نے تین افریقی مجرموں کے لئے ملکہ الزبتھ سے معافی کا فرمان جاری کروا کے انتہائی غیر ذمہ داری اور بے فہمی کا ثبوت دیا ہے یاد رہے کہ تینوں افریقیوں کو کل پھانسی دے دی گئی۔ مسٹر سمتھ کی حکومت نے اپنے بیان میں ملکہ کو اس معاملہ میں بے قصور قرار دیا ہے۔ تاہم اس نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ رہوڈیشیا کی باغی حکومت اور برطانیہ کے درمیان تعلقات اور بھی خراب ہو گئے ہیں۔

رن کچھ میں سرحدوں کی نشان دہی

اسلام آباد ۸ مارچ۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ رن کچھ کے علاقہ میں سرحدوں کی نشان بندی ۳۰ اور ۲۵ مارچ کے درمیان شروع ہو گی۔ اور اگلے سال مارچ تک سرحد پر ترجیحاً نصب کر دی جائیں گی۔ نئی دہلی میں پاک بھارت مذاکرات کے لئے جو پانچ رکنی وفد گیا تھا اس نے واپسی پر بتایا کہ مذاکرات بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئے ٹریبونل کے فیصلہ کے مطابق مکمل عمل درآمد سے متعلق ضابطہ کی تمام کارروائی ۳۱ مئی کو ختم ہو جائے گی۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ اس کے بعد اگست میں دونوں ملکوں کے نمائندوں کا اجلاس اسلام آباد میں ہو گا۔ جس میں ٹریبونل کے فیصلہ پر عمل درآمد کی رفتار کا جائزہ لیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ نشان بندی کے اخراجات پاکستان اور بھارت دونوں مشترکہ طور پر برداشت کریں گے۔

بھارت کی طرف سے اسلامی بلاک کے قیام کی مخالفت

نئی دہلی ۸ مارچ۔ بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے کہا ہے کہ بھارت اسلامی بلاک کے قیام کے خلاف ہے اور اس سلسلہ میں جو کوششیں کی جا رہی ہیں ان کے بارے میں ہم نے سفارتی سطح پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کر دیا ہے۔ مسز اندرا گاندھی نے بتایا کہ انہوں نے صدر ناصر کو اس بارے میں اپنے ردعمل سے آگاہ کیا۔ بھارتی وزیراعظم نے یہ نہیں بتایا کہ صدر ناصر نے انہیں کیا جواب دیا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہم اس قسم کے بلاک کی مخالفت کرتے رہیں گے۔

مسز گاندھی نے کہا کہ اگر اسلامی بلاک قائم ہو گیا تو مسائل کو مذہب کی بنیاد پر طے کرنے کی پالیسی اختیار کی جائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عرب جمہوریہ، الجزائر، شام، یمن اور افغانستان۔ اسلامی بلاک کے قیام کے خلاف ہیں۔ اس سے قبل مسٹر سرندر پال سنگھ نے دعویٰ کیا ہے کہ جو مسلمان ممالک اسلامی ممالک کا بلاک قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں پاکستان ان میں پیش پیش ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اسلامی بلاک کے قیام کی تحریک ابتدائی مرحلہ پر ہے

جسٹس شبیر احمد انتقال کر گئے

لاہور ۸ مارچ۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ جج مسٹر شبیر احمد کل شام یہاں انتقال کر گئے۔ انہیں دل کا دورہ پڑا تھا مرحوم کی عمر ۶۵ برس تھی۔ ان کے پس ماندگان میں ایک بیوہ اور ایک لڑکا شامل ہے۔

پی آئی اے کے نئے سربراہ

راولپنڈی ۸ مارچ۔ مرکزی حکومت نے ایئر وائس مارشل ایم اختر کو ایئر مارشل ایم اصغر خان کی جگہ شہری ہوا بازی اور سیاحت کے محکمہ کا منتظم اعلیٰ اور پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن کا مینجنگ ڈائرکٹر مقرر کیا ہے۔ وہ ۸ مئی کو اپنے عہدوں کا چارج لیں گے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایئر مارشل اصغر خان ۲۳ جولائی تک رخصت پر رہیں گے اور اس کے بعد ریٹائر ہو جائیں گے۔

بھارت کا دوسرا دارالحکومت بنانے کا مطالبہ

نئی دہلی ۸ مارچ۔ جنوبی بھارت کے صوبوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کا دوسرا دارالحکومت جنوب میں بنایا جائے تاکہ اس علاقہ کے لوگوں کی بہتر نمائندگی ہو سکے۔ ان صوبوں نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ پارلیمنٹ کا اجلاس بھی باری باری ہوا کرے۔ اور اس مطالبہ میں دہلی کو جو بالادستی حاصل ہے اسے ختم کیا جائے بھارتی حکومت اس مطالبہ پر غور کر رہی ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ترقیات کے خدائی وعدے قربانیوں کے بعد ہی پورے ہوا کرتے ہیں

قدم قدم پر مومنوں کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں اور اپنے اموال خرچ کرنے پڑتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ (البقرہ ۲۵۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت سے ظاہر ہے کہ اسلام نے صرف زکوٰۃ اور مال غنیمت کے اموال سے ہی غرباء اور مساکین کی امداد کے لئے ایک فنڈ مقرر کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ مسلمانوں کو عام طور پر بھی غریبوں اور ناداروں کے لئے صدقہ و خیرات کرنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ تمہارے ساتھ ترقیات کے جو وعدے کئے گئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ ہمیں اب مزید قربانیوں کی ضرورت نہیں۔ قربانیاں تمہیں قدم قدم پر کرنی پڑیں گی اور قدم قدم پر تمہیں اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پڑیں گے لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ میں جس بیع کی طرف اشارہ ہے اس کا ذکر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (توبہ ۱۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ایک بیع کی ہے اور وہ یہ کہ ان کے مالوں اور جانوں کو جنت دے کر خرید لیا ہے پس فرمایا خدا تعالیٰ تم سے یہ بیع کرتا ہے۔ مگر یہ بیع اسی دنیا میں ہوگی اس دن نہیں ہوگی۔

وَلَا خُلَّةٌ میں بتایا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سوا سب خلیل جاتے رہیں گے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں تو دوسری جگہ آتا ہے

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ

(زخرف آیت ۶۸)

یعنی متقیوں کے سوا تمام خلیل ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے پھر جب متقیوں کی دوستی رہے گی تو لاخلۃ کا کیا مطلب ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ متقی چونکہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا خلیل سمجھتے ہیں اس لئے ان کی دوستی خدا تعالیٰ کی دوستی میں شامل ہوگی اس کا کوئی علیحدہ وجود نہیں ہوگا جو لاخلۃ کے منافی ہو اصل مضمون جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ آج اگر خدا تعالیٰ کو خلیل بنانا ہے تو بنا لو ورنہ اس دن وہ خلیل نہیں بنے گا۔ اور آج جن کو تم اپنا خلیل بنا رہے ہو ان کی خلت اور دوستی اس دن تمہارے کسی دن کام نہیں آئے گی بلکہ تم ان کے دشمن بن جاؤ گے صرف متقی ہی ایسے ہوں گے جو اپنے خلیل کے دشمن نہیں ہوں گے کیونکہ مومن کا خلیل خدا تعالیٰ ہوتا ہے پس لاخلۃ سے مراد وہ خلت ہے جو خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کسی دوسرے سے کی جائے۔

لاشفاعۃ میں بتایا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تم یہیں تعلق پیدا کر لو اور اس کو اپنا ساتھی بنا لو۔ ورنہ وہاں تمہیں کوئی ساتھی نہیں ملے گا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ

(انعام آیت ۵۲)

یعنی تو اس کلام کے ذریعہ سے ان لوگوں کو جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ان کے رب کی طرف اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا جب کہ اس کے سوا نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی سفارشی اس لئے ڈر کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔"

(تفسیر بر سورۃ البقرہ ص ۵۰۶)

اعلان تعطیل

عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب پر ۱۱ مارچ ۱۹۶۸ء مطابق ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ بروز پیر دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اس لئے ۱۲ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر الفضل)

فارم روزنامچہ وصولی عطیات فضل عمر فاؤنڈیشن

مکمل خانہ پری کے ساتھ بھجوائے جائیں

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وصول شدہ عطایا کے جماعتی کھاتوں میں اندراج کی پڑتال کے لئے اور عطایا پیش کرنے والے احباب کے انفرادی کھاتوں میں اقساط کا اندراج کرنے کے لئے مقررہ ذریعہ جو نہایت سہل بھی ہے یہ ہے کہ مقامی جماعتوں کی طرف سے روزنامچہ وصولی کے مقررہ فارم مکمل خانہ پری کے بعد دفتر ہذا کو پہنچتے رہیں اول تو خزانہ یا بنک میں رقم داخل کرنے کے وقت ہی متعلقہ رقم کا فارم روزنامچہ مکمل خانہ پری کر کے بھجوا دیا جایا کرے ورنہ کم از کم ہر ماہ کے شروع میں فارم بھجوانے کا اہتمام رکھا جائے اگر یہ فارم مکمل خانہ پری کے ساتھ نہ ملیں تو مذکورہ مقاصد یعنی جماعتوار کھاتوں اور انفرادی کھاتوں کی تکمیل نہیں ہو سکتی اور خط و کتابت کے کام میں اضافہ ہو کر وقت اور مال کا ضیاع ہوتا ہے۔

لہٰذا مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن کی خدمت میں نہایت تاکید کے ساتھ گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی روزنامچہ وصولی کے مقررہ فارم بعد خانہ پری رقم کے داخل کرنے کے وقت ہی ورنہ زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں دفتر ہذا کو بھجوا دیئے جایا کریں۔ یہ ضروری ہے کہ فارم کے ہر خانہ کو پُر کیا جائے تاکہ مزید خط و کتابت کی ضرورت نہ پڑے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

امتحان بی اے (سپلیمنٹری) میں جامعہ نصرت کی کامیاب ہونے والی طالبات

بی اے کے سپلیمنٹری امتحان میں جامعہ نصرت کی جو طالبات کامیاب قرار پائی ہیں ان کے نتیجہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

نمبر شمار	رولنمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۱	۷۲۷۲	امۃ الکریم	۴۳۰	فرسٹ
۲	۷۲۷۳	خالدہ مبارکہ	۴۴۰	"
۳	۷۲۷۵	طاہرہ نسرین	۳۷۵	سیکنڈ
۴	۷۲۷۷	حلیمہ زاہدہ	۴۷۷	فرسٹ
۵	۷۲۸۲	شمیم چیمہ	۳۸۶	سیکنڈ
۶	۷۲۸۷	زبیدہ خانم	۳۷۱	"
۷		صبیحہ خانم	۳۳۸	تھرڈ

برائے توجہ مکرم زعیم صاحب انصار اللہ

وہ احباب جماعت جو ۱۹۶۷ء کے دوران چالیس سال کے ہوئے۔ انہیں حسب قواعد یکم جنوری ۱۹۶۸ء سے انصار اللہ کی تنظیم میں شامل کرنا لازم ہے۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے۔ کہ ایسے تمام احباب کو اپنی تنظیم میں شامل کر کے ان کے ناموں کی فہرست ارسال مرکز فرما دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ (قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا!

میرے والد مکرم شیخ نعمت اللہ صاحب کی بائیں ٹانگ کا آپریشن ۹ مارچ ۱۹۶۸ء کو ریلوے ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے میں جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتی ہوں کہ ازراہ مہربانی آپریشن کی کامیابی اور والد صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (فرخ سلطانہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴